17

1932 REGISTERED M A, 783



M.B. KHAN ARTIST LUCKNOW

منتخبات اودھ پنچ

جلد اول

علم و ادب کے چلبلے اور فلسفیانہ مضامین کا دلچسپ اور سبق آموز چیدہ چیدہ مضامین کا بے بہا خزینہ ۱۸۷۷ء یعنی اودھ پنچ کی تقطیع کے ۔ ۵۰ صفحات پر مشتمل ہے قیمت فی جلد عہ محصول ڈاک اس کے علاوہ۔

مجلدات اودھ پنچ ۱۹۳۱ء

چند فائل برائے فروخت موجود ہیں یہ جلدیں ذخائر علم و ادب و ظرافت اور سیاست سے مملو ہیں ہر کتب خانہ میں محفوظ رہنا چاہئیں قیمت فی جلد للعہ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

خاص رعایت ۱۹۳۱ء کی جلد خرید نے والے اصحاب کو منتخبات اودھ پنچ جلد اول قیمتی عہ مفت نذر کی جائے گی۔

مجلدات سنین ماضیہ

۱۹۳۰ء اور اسکے پیشتر کی بھی چند جلدیں برائے فروخت موجود ہیں قیمت فی جلد صہ محصول بذمہ خریدار

توجہ شرطے

(۱) اودھ پنچ میں ہجر کی خبریں نہیں ہونگی ... [illegible]

(۲) [illegible]

قواعد و ضوابط

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

(۴) [illegible]

(۵) [illegible]

(۶) [illegible]

نوٹ [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۷ نمبر ۱۸

مضامین

۱۶ مئی ۱۹۳۰ء

کسونجی کی جڑ

کوئی دیکھے لائے گلاب کے پھول
کہ ہم تو کسونجی کی جڑ دیکھتے ہیں

اس کے بعد ایک با تصویر مضمون مصطفے کمال پاشا کے متعلق ہے یہ مضمون نیا نہیں بلکہ قابل ملاحظہ ہے۔ ترکی کے اعمال دوسروں کی بہت بھلے ہیں یہ ذات ہے اسی قابل کہ اسکے اوصاف زینت صفحات ہوں۔ ترکی آدمیوں کا یہ اعتراض کہ انہوں نے قدیم وضع اسلامی چھوڑ کے یہ انداز اختیار کیا جائے خود صحیح ہو لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ اسلام کے پاس کچھ زمین بہرحال رہنی چاہیے۔ یہ ضرورت جس طرح ایمان نے اجازت دی کس طرح پوری کی گئی۔ پڑوس دیو ہے بس اور کے پڑوسیوں کے عادات و اخلاق سے متاثر نہ ہونا دشوار ہے۔ یہ یورپ کی مذہب ذریعہ اتحاد باہمی نہیں رہا۔ چال بازی اور لوٹ کا اکھاڑا اس مادی دور نے پیدا کیا ہے جس کا اکھاڑا ہے وہی اس میدان میں [illegible] کا نعرہ لگا نہ بلند کر سکتا ہے۔ اگر غازی موصوف نے ایسا لباس یا ایسا رویہ اختیار کیا جو اس آب و ہوا کے موافق ہو جو پڑوسیوں کے تو تعرض [illegible] فتح کر دے تو یہ یاں کی مصلحت۔ دوسروں کو کیا دخل دینے کی وجہ نہیں۔ [illegible] بھی کم کوں ہوں۔ مسلمانوں کی پرانی قائم کی ہوئی رسوم پر نہیں چل سکتے۔ ایمان کو دیکھیے اسے ابتداء داڑھی سے نفرت ہوئی حالانکہ سو ملک میں داڑھی چہرے کے لیے قدرتی زینت ہے اور اگر پیسے سے [illegible]

ضعیف شخص کے خلاف اسے سمجھو، کہتا چلا ہے۔ اُسکے بعد لباس میں کاٹ چھانٹ ہوئی۔ جبا اونچا ہوتے ہوتے کوٹ بنا۔ شلوار تنگ ہوتے ہوتے پتلون بنی۔ ایک خوبصورت ٹوپی، وہ گئی تھی کہ اسے ہیٹ نکل پڑا۔ یہ ہیٹ تو دھوپ کی چکاچوند سے آنکھوں کو بچا سکتا ہے نہ ہوا کو روک سکتا ہے۔ نہایت نفیس اور خوبصورت بنانے والی چیز ہے۔ مگر یہ سرخ ترکی ٹوپی سے اشبہ و اقرب ہے جو صرف خوش جمالی ہی سے نہیں بلکہ خدا سے بھی متصل کرنے والی شے ہے۔ پس کیا طال [illegible] نہیں [illegible] جو کچھ کرتے ہیں خوب کرتے ہیں۔ دو صاحب عید گذری ہیں [illegible] یہی حضرت خلیفہ ثانی کی خلافت میں جب ایران کا خزانہ لٹ کے آیا تو مسجد میں ڈھیر کر دیے گئے دوسرا ہوتا تو مارے خوشی کے بند قبا ٹوٹ جاتے مگر آپکی آنکھوں میں آنسو بھر آئے لوگوں نے وجہ پوچھی تو فرمایا یہی وہ چیزیں ہیں جنہوں نے [illegible] کے خاندان کو تباہ کیا اب یہ بلا یہاں آئی ہے خدا اس کے شر سے مسلمانوں کو بچائے۔ یہ جواہر اس قابل نہ تھے کہ بازار میں ان کی قیمت لگ سکتی لہذا بیت المال کی زمین پر ڈھیر کر دیے گئے۔

حضرت خلیفہ رابع کو لوگوں نے دیکھا کہ بازار میں کھڑے ہیں اور اپنا کوئی ہتھیار [illegible] بیچنا چاہتے ہیں۔ ایک شخص نے سبب استفسار کیا تو فرمایا زیر جامہ پرانا ہو گیا ہے اسکی قیمت سے تو نیا بناؤں۔ کسی نے نیا پاجامہ اس وعدے پر مول لے دیا کہ جب دام آپ کے پاس ہو نگے تو ادا کر دیجیے گا۔

اب اسلام ہی بتاتا ہے عیش [illegible] کے مقتضیات کیونکر [illegible] ہونگے اس پر طرفہ یہ کہ یورپ نے عیش پرستی اور [illegible] کے سامان ایجاد ہو کے عام ہو گئے [illegible] کہتے ہیں اس وقت عام ہوا [illegible] نے پچھلے زمانہ [illegible] کرا دیے تھے اور

وہ مع ہیٹ و کوٹ وضع میں داخل ہو چکا تھا، غنیمت ہے کہ اور سے کے تبدیل و تغیر میں بہت کچھ دخل ہو چکا ہے کی قضا خرابی کر بیٹھی ہے۔ دولت جب خرچ ہی صرف نہیں ہوتی اور بیکار رہتی ہے تو ایکا دولت کی قدر کیوں نہ کی جائے۔ اور پڑوسیوں کی سی وضع کیوں نہ مرغوب ہو۔ قیامت میں سونا چاندی گرم کرکے پیشانیوں کے داغے جانے کا خوف دل سے مٹ ہوئی رخصت ہوچکا۔ [illegible] سننے والے نہیں رہے۔

[illegible] علم [illegible] کبھی [illegible] نہیں ہوتا۔ یہ [illegible] کمال [illegible] اور [illegible] کے لیے اس میں [illegible] دیکھیں۔

اس مضمون کے بعد ایک [illegible] ہے مسلمان [illegible] نفس اس کا یہ ہے کہ مسلمان مرد و عورت بیمار ہیں۔ اور جب تک سانس ہے تب تک آس ہے [illegible] یہ خیال ہی بالکل غلط ہے۔ لیکن [illegible] ہے کہ سب لوگ [illegible] مسلمان [illegible] [illegible] قوم کی تعداد بہت زیادہ ہے [illegible] کی [illegible] ہو رہے ہیں۔ قوم کی قوم

ہم تو [illegible] ناچتی ہوں

پر آمادہ ہے۔ یہ مرض سریع الزوال ہے اور موت کی طرف [illegible] رہا ہے خصوصاً ہندوستان کے مسلمان [illegible] سسک رہے ہیں۔ ایک غیرت مند غریب عورت بیمار تھا [illegible] کئی سال سے تھی۔ [illegible] دم توڑ [illegible] دروازے پر [illegible] کسی نے پوچھا کہ تمہارے بیمار کا کیا حال ہے۔ اس نے جواب دیا۔ "[illegible]" ہے

[illegible]

بستر [illegible] بیٹھے ہوئے [illegible] رہے تھے۔ [illegible] کی بہت فکر ہے۔ [illegible]

سے بھی زیادہ عیاں ہوتا جب وہ مقرب آئی تھا۔ ایک بات سنو۔ اس نے کان [illegible] آپ پر چوٹ کی۔ مگر وہ اسے آج تک [illegible] استاک صحیح سلامت رہی۔

ہندوستانی مسلمانوں کو بھی ہماری ہی حالت میں غیرت بہت ہے۔ [illegible] اگر وہ صحیح [illegible] لکھنے اور نگاہ چمن کو ہوش میں آ جائیں اور کہیں [illegible] سے [illegible] ہم تو زندہ ہیں [illegible] زندگی کی [illegible] ہمارے بزرگوں کی زندگی [illegible] شکستہ چمن [illegible] سے پوچھا [illegible] تو کچھ عجب نہیں۔

مضمون نگار صاحب نے بھی یہی فرض ادا کیا ہے۔ اگر ہم اس رسالے کے [illegible] تو [illegible] کی [illegible] کے تحت میں [illegible] کے مضمون نگار صاحب کی تحت زندگی اسلام کو [illegible] رست شکستہ وہاں گردن اپنی زندگی پر ناز کرے اور کہے کہ ہم

زندہ ہیں مگر زندہ نہیں ہیں [illegible] ہم زندہ ہیں مگر زندہ نہیں ہیں [illegible] ہم تو زندہ ہیں مگر زندہ نہیں۔ کوئی خبر گیراں نہیں۔ احسان نے [illegible] گویا دیا ہے [illegible] پانی [illegible] ہے گردن لیتی ہے۔ ناک سے [illegible] جاری ہیں۔ جو [illegible] ہیں [illegible] ہے مگر زندہ نہیں۔ ایسے شخص کی جگہ [illegible] جنگل ہے۔

مضمون نگار صاحب زندگی کی ایک علامت یہ بھی قرار دیتے ہیں کہ مسلمان [illegible] صاحب [illegible] بنتے ہیں۔ حالانکہ یہ دعوے غلط ہے۔ صحیح یہ ہے کہ آج کل کے صاحب لوگ مسلمان اپنے مطلب کا راہبر تلاش کر لیتے ہیں جو بہرحال ایک [illegible] بن کر کے بیٹھے خود لیڈر بنے پھر دوسروں کی [illegible] کا وسیلہ پیدا کر دے۔ [illegible] ایک نہیں ہزار دو ہزار لیڈر سلف سے [illegible] تک عرب ہم میں نہیں بلکہ ہیں ہندوستان میں [illegible]

اور اس کے ساتھ ہی تحفہ چمن کا حال [illegible] کر دیا کہ [illegible] کے بعد جب وہ جنگل [illegible] ہوا [illegible] آگئی [illegible] کے [illegible] سے [illegible] تالی کے [illegible] پیٹنے اور ادھر جانے لگیں [illegible] دیکھا ہوا۔

[illegible] میں نے دیکھا کہ جس کسی نے [illegible] کی [illegible] پہلے [illegible] ہاتھ [illegible] کا حال کیا اس کی گردن [illegible] گئی۔ [illegible] آدمی کے خلاف [illegible] اختیار کی [illegible] اور جس نے آدمی کی [illegible] کسی نے کہ آدمی آؤ تو جواب [illegible] نسیم سحری کے [illegible] سے اور [illegible] کے [illegible] ہیں۔ صدر اسلام [illegible] ہوا تھی [illegible] آن دیگر [illegible] کی طرف رجوع کرو۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

[illegible]

بنام

[illegible]

سمن بغرض انفصال مقدمہ

[illegible]

بنام

[illegible]

سمن [illegible] امور تنقیح طلب

[illegible]

بنام

[illegible]

استدلال سماعات اور اپنے واسطے ادراک سے ادا ہے۔ بکمال خدا ہے اس کا ساتھ دو، جس طرح پہلے مرتبہ شعرا ادبی نیشدر کے عمل میں لگی تھیں سلیقہ ہے کہ قرآن و حدیث کے حوالے کے ساتھ اس کے خلاف حکم سے عوام جس طرح وہ وہ ادبی ہم آواز تھے اسی طرح وہ بھی ہم زبان بن گئے۔

اس مضمون سے متعلق ایک اور مختصر مضمون ہے جس میں غالب کے اس شعر کی تشریح ہے۔

دھونڈے ہے اس مغنی آتش نفس کو جی
جس کی صدا ہو جلوۂ برق فنا مجھے

یہ مضمون صرف مضمون نویس کی وسعت نظر ثابت کرتا ہے۔ بے شک مولف مضمون کو فارسی شعرا اور حضرات متصوفین کے حالات پر کامل اطلاع ہے۔ مگر حاصل کے اعتبار سے اس کے مفید ہونے میں کلام ہے۔ یعنی ہمیں ایسی موت کے دل پسند ہونے میں شک ہے۔ ہم ہرگز اسے اچھا نہیں سمجھتے کہ ایک مغنی مردود رقت قبض کرنے والا گیت گائے اور ہم اسے سنتے ہی مرحوم ہو جائیں۔ خدا غارت کرے ایسے مغنی کو۔ افسوس ہے کہ کتاب قتل کی فہرست میں "نغمہ روح ربا" موجود تھیں ورنہ ہر مغنی کو کوچ انسی کے پھندے میں پھانسا جاتا اور اس نامعقول کی جان گنگری کی طرح نیچے کا تماشا کمرہ کے سوراخوں میں دکھائی جاتی۔ فاضل مضمون نگار نے کشتگان موسیقی آتش نفس کی ایک طویل فہرست سے مضمون کی تزئین فرمائی ہے رحمہم اللہ۔ حالانکہ مرنے کی نسبت کلام شہادت سنانا بار بار زیادہ درست ہے کہ مغنی آتش نفس کی جان سوز کھلی۔

مضمون کے درمیان میں دو تصویریں ہیں جن کو قابل ایڈیٹر صاحب نے داخل کر دیا ہیں۔ ایک تصویر کے نیچے ڈراما لکھا ہے گویا یہ ڈرامے کی کچھ تجسیم ہے۔

اگر کسی صاحب نے اگرہ کی پہاڑی پر بیٹھ کر دو چیتا سپاہی کے ناچتے دیکھا ہے تو وہ اپنے تصور میں ان اسی طرح پاکیزہ کرکے لیں میں ڈراما حاضرین الذہن ہو جائے گا۔ ڈرامہ تو ایک انگریزی اصطلاح ہے۔ اس تصویر کے نیچے محض یہ کہتے تو ایک بات بھی تھی۔ کہ جس میں اس قسم کا زیور باقی کبھی سنتی تھا۔ سر رکھا کان میں بالے موتی کے بجلی ناک میں کیل۔ گلے میں چمپا کلی۔ ہاتھوں میں چوڑیاں اور سر میں انگوٹھے پاؤں میں گھنگھرو۔ یہ تو ڈرامے کا زیور ہوا۔ بعد لباس کا چار دیا۔ کرتی علاوہ چادر سے نیچے ایک باریک دوپٹا اس طرح پر ہے جیسے پر ڈالا ہوا ہو جیسے تازی اچھی پڑیا پر صافی چمکتے چھپا ہوتا ہے تاکہ پیچھا نہ جانے یہ دوہرا لباس گردن کندھے کی جانب ڈالا گیا ہے۔ بالکل یہ معلوم ہوتا ہے کہ سرے سے بوٹے کے پہلے میں دو اڑ گئی ہے گردا جیسا کہ سر ہے۔ یہ پوری صورت شکل اس تصویر کی نسبت پر ایک تصویر شاعری کی ہے اس کا اسرار سنیئے۔

ایک بی صاحب نرگس خانگی پر کلاوں تشریف رکھتی ہیں مگر ناگنیں گھٹنے کے پاس سے آگے کو پھیلی ہوئی ہیں اور جوڑا زمین پر پڑے ہیں۔ ٹھڈی آسمان کی طرف ہے۔ گردن پشت سے لگی ہوئی۔ گویا گردن خاکہ زرگی طرح کشش دکھا رہی ہے۔ یا وہ کا گلا ایک طرف دھنس گیا ہے۔ آپ غیر سے دھوتی باندھے ہوئے ہیں۔ آپ کے جوڑوں کی خوشبو سے ایک سیاہ ناگ گرش کا جوڑا اپنے مشام کو معطر کر رہا ہے تو گرش کے پاس ہی ایک کبوتر کو دوں کو غالبا ہری بھرے کے چھینٹا چاہتا ہے۔ وہ اپنے ہاتھ میں پنسل یا قلم ہے جس کے پاس ہی کاغذ کی ٹھپی بچھی ہوئی ہیں۔ جس کے لیے گھونسلے کے قریب ایک ناچتا ہوا مور معلوم ہوتا ہے جیسے بی شاعری چال پیچ دکھا رہی ہیں۔ اور آخری کونے میں دوسرا سفید نرگس غالبا بے اشعار اصل سے مست ہو کر مصروف مراقبہ ہے۔ اس تصویر میں آنجناب کو مناسبات شاعری نظر نہ آئے دفتری کو تا ہی ہوگی۔ تخیل کا معنی اگر مطلب سمجھا دے تو شاید ممکن ہو جائے۔ مزید معلوم ہوا کہ نرگس پر شاعری کا اطلاق کیا جاتا ہے اگر تیرنے کا باڈس پر۔

کیوں صاحب، کیا کسی کو مشی دیبا کا نام شاعری آیا۔ واللہ اگر یہی شاعری ہے تو اس چڑیل پر خدا کی لعنت۔ خاہر مجھے اس کو اسکے قرب سے کنارہ رکھے۔

(وباقی آئندہ)

راقم خاکسار، ادبار الادب والا نقا۔

ایک جلالے استحال میں کولی لیسا فرزانہ
اک نکتہ حسن و خیز طلبگار مرد ہو

آپ جا نتی ہیں سوسائٹی ایک سمندر ہے جس کی تھا لینا آسان کام نہیں۔ پھر بھی کبھی عورت اس پر لاتی ہے کہ زندگی بھلا اس کی مزے کی تھاہ کس میں ہے۔ چنانچہ کوئی مس سولا یوں ہی ہیں انھوں نے اب تک کنواری رہنے کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ ان کے عزیز کے واقف شہروں شہروں مارے مارے ڈھکیلے پھرنے کے بعد بھی کوئی دل ملی مردانہ ملا۔ انھوں نے مختلف حقامات کے مردوں کو آزمایا اور ہر ایک عیب دار نکلا۔

جرمنی مرد۔ دو آنکو آرام سے پھر گرا ذرو دوپٹہ خود پسند بس اپنا ہی عیب ہی دیکھتا ہے۔ غصے کا یہ حال کہ کسی انگریز کے ملاقاتی بڑی اور تن بدن میں آگ لگ گئیں۔ نگاہ میں کچھ لگاتے ہیں "ابھی اس سے رشتہ جوڑے۔ کس کے پاس ہلدوں کا مزہ ہے جو ہر روز نئی نئی سوغاتیں مول لیتا پھرے تیسرے تانبے دکھائے اسے نکڑ رسے اٹھانے پر لگایا۔ ایک بیچ اچھا کھٹا میٹھا کھٹا ہے سب ساتھ میں باقی ہوں۔

یہ حال ہے کہ کس عورت کی کہاں گتی ہے جو جرمنی مرد دوں سے بیاہ کرے گی۔ وہ بھی کہ گرا تھا۔ بے سودا۔ خود غرضا۔

فرانسیسی مرد۔ ارے اللہ تو یہ بات کا میٹھا۔ طبیعت کا خبیث۔ منہ دیکھے کا عاشق۔ ہیٹھ پھیری اور ان کو تیل لیتا تھا۔ یہ لوگ عورتوں کو بھول سمجھتے ہیں۔ کہ وہ اسوں کو گلے کا ہار بنائے اور جب دو مرجھا گیا تو دل کے پھینکا ہے جیسے کوئی میلی تھڑی چیز پھینکتا ہے۔ آن کی آن میں بھلا دیا ہوگی ملاقات

[illegible]

عورتوں کو ڈھکتے ہیں کر اشکار کی گھات لگاتے ہیں جو حالت ہے وہ شکار کر لیتے ہیں یا نہیں۔

اٹلی کے مرد ہیں۔ فرانس والوں سے اچھے ہوتے ہیں مگر بیچھے ہوتے ہیں۔ کوئی بات ہی مجھے جو ساتھ سونے سے زیادہ وہاں کی بیٹی کا نشان۔ کچھ تو یہ خوش رہتے ہیں دونہ عورت ہو جاتے ہیں۔ عورتوں ان کے کھانے میں خلل پڑے تو دیکھو تماشا نہ اگر ا دی اندر صورت اور سیرت میں شیطان ہو جاتا ہے۔ ذرا بھی مروت نہیں کرتا۔

میرے سامنے ایک اٹلی کی عورت نے امریکن بلڈنگ سے کہا۔ بھلا وہ بھی کوئی آدمی ہے جو اپنے میاں کے لیے کھانا بھی نہ پکا لے۔

امریکا والے۔ ہر گھر کے اگرچہ زمانہ ہوتے ہیں ایک ہوم کی طرح کی کوئی چیز۔ بیوی نے جیسی خلوت کی دیکھی ہی ہو گی۔ میاں بیوی وہاں کی ایسی الفتیں بازو ہوتی ہیں کہ بیان کی کسان کی میاں بیوں میں لڑائی ہو۔ بیچارہ مرد دن بھر کر لوٹا

بنا رہ پیسہ کما یا کرتا ہے شام کو جس ہو کے بڑے ٹینگ کی ازار کا ہوش نہیں رہتا۔ ایسے تو مجھے زن مرید دل جو دو کے نخروں سے کیا خاک جدا ہو سکتا ہے۔ ان کو خدا نے دماغ دیا ہے نہ اداس بیچارہ جلالی ہے۔

ہندوستانی۔ شوہر جیسی غلام۔ نکھٹو سے سیدھے پچھلے گھونسے۔ میرا ان سے دل نہیں لگتا بس سفید رنگ۔ ان کو خدا کہتے ہیں۔ چاہے گوری عورت ہو یا گوارا مرد۔ تمہیں احسان کر کے بدلے اور مخفا میں کہیں بیاہ نہ ہو سکتا ہے اور جو بھی جائے تو مزا کیا ملے گا۔ وہ خوش ہو گی نہ دل بہلانے کی گھاتیں ہوں گی نہ برابر کی بیٹھیں چلیں گی۔ ان لوگوں سے انگلیوں سے تو چند ہی بچانے میں رونا بھی نہ رکھو گے۔

انگریز مرد ہے۔ ایسے تو نرے اناڑی ہوتے ہیں۔ انھیں اتنا سلیقہ بھی نہیں ہوتا کہ اپنی بیکار دور پہچان لیں۔ بس اپنی دھن کے پکے ہوتے ہیں۔

ورزش کا شوق ہو تو اشعے سے چند ہفتے میں جو تو کتا ہیں ورزش کی جمع کریں۔ علاوہ ورزش ہے بات ورزش۔ مگر شکار کی سواری یا شکار کا شوق ہو تو اب نہ کھانا یاد آتا ہے نہ جورو یاد آتی ہے۔ اصطبل میں ایسی بو سونگھا کرتے ہیں یا جنگل بیابان میں ہرن اور خرگوش کی زندگی دو بھر کرتے پھرتے ہیں۔ مگر جب بھی آئیں گے تو ورزش یا شکار یا سواری ہی کا ذکر اور ڈیں گے نہ ان سے تجربے کی داد مل سکتی ہے نہ فخر سے کی۔ انھیں جورو کی میٹھی میٹھی باتوں سے زیادہ لذت کلب گھر میں تاش کھیلنے یا اخبار پڑھنے سے ملتی ہے۔ جب تک بن بیاہے رہتے ہیں عورت کے نام سے جلتے ہیں اور اگر کسی عورت سے محبت ہو جاتی ہے تو وہ بچی لڑکی کی سی محبت ہوتی ہے۔ جورو کوئی مال تو ہوتی نہیں جو ہر حالت میں انکا مال گون کرے اور نہ بچہ ہے جو گھر کے مال ہیں اور انھیں تو یہ بھی نہیں معلوم ہوتا کہ ہم سے کیا خطا ہوئی۔ جو خطا پر بگڑے ڈاکٹر کی طرح منھ دیکھتے ہیں۔ نہ رنج کے شریک نہ راحت کے کام ان کی محنت شکار بیانے کے گھروں سے واقف ہوتے ہیں کی جمی "اسٹی" جورو داری کے نکتے حل کرنے ہیں کی ہوتی۔ کوئی بتاؤ کہ جب دنیا عورت کے مزاج شناس مردوں سے خالی ہے تو بھلا عورتیں عمر بھر کنواری کیوں نہ رہیں؟۔

میں ایک مرتبہ ایک فرانسیسی کے پھندے سے بال بال بچی۔ سلے واسطہ تیرے قربان جاؤں تو نے بچا لیا۔ دوسری مرتبہ اپنے ہم وطن مرد سے۔ بیمیاں تو دو چار روز لندن میں رہ کے چلے گئے۔ کہانی سنو۔ ہندو کا کنارہ۔ تھا جاندنی چھٹکی ہوئی تھی ہم دونوں ٹہل رہے تھے کہ میاں کو وحشت ہوئی اور کہن چند ناک کے ہونے "پیاری مجھے اپنی غلامی میں قبول کر لے"۔

[illegible] نہ ہو۔ بہت جلدی بڑے میں آ گئے۔ میرے کہا "یا رحمت کے آدمی دو کے پھر شادی جلا پیرے اور تمہارے بیل جوں [illegible]

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۲۰)

بحکم جناب مولوی خلیل الدین احمد صاحب بہادر منصف شرقی [illegible]

[illegible]

بعدالت منصفی شرقی ضلع الہ آباد۔

[illegible]

بنام

[illegible]

[illegible]

مہر عدالت [illegible]

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۲۰)

بحکم جناب مولوی خلیل الدین احمد صاحب بہادر منصف شرقی [illegible]

[illegible]

بعدالت منصفی شرقی ضلع الہ آباد۔

[illegible]

بنام

[illegible]

دستخط حاکم بخط انگریزی

مہر عدالت



کھول کر آنکھ ذرا دیکھ تماشا کیا ہے

وہم ہے یا کہ حقیقت ہے یہ ہوتا کیا ہے


Established
1839
سرپرستی حضور نظام
خلد اللہ ملکہ
حسن بلڈنگ
کا افتتاح حضور نظام نے فرمایا
اور سرپرستی قبول فرمائی
اصغر علی محمد علی تاجر عطر لکھنؤ
شاخ
قنوج
حیدرآباد دکن
دہلی
فہرست مفت طلب فرمایئے

فرلنے لگے اس سے کہاں تک ... شاعری کو فروغ ہو سکیگا۔
پھر مجھ کو ... [illegible] ... بیٹھے ہیں ... [illegible]
[illegible]
مصاحب کرو۔

انکا کام ... [illegible] ... ہو جائیگی ... [illegible]
ہندی کو ... [illegible] ... نہیں ... [illegible]
آپ ... [illegible]
کسے پڑھنا ... [illegible]
بھول چکے ... [illegible]
اسکا جواب ہی کیا تھا
یہی کہ عورت کے
[illegible]
ان ... سے
[illegible] ... ہے
[illegible]
سو ... کسی ...
کے ... وہیں
[illegible]
[illegible]
کی ... ہے
وہ ... ہے کہ
[illegible]

[illegible] ... ان کے
وطن کی بیبیاں ... [illegible] ... ہیں۔
[illegible]
کیا ... [illegible] ... جو کوئی امید ... [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
جبل ... ترکستان میں ... ہے۔ ... [illegible]

خوش ہو ... مستعد ہو گئے۔ انھوں نے انگریزی ... کے
نام ... انھوں نے اپنی پوشاک بدلی۔ وہ انگریزی ...
[illegible] ... ہیں۔ انگریزی وضع کے ... میں رہتے
ہیں ... کرتے ہیں ... [illegible]
[illegible] ... ہوتے ہیں۔ بس ... کے واسطے
[illegible] ... کے خیال کے مطابق ... [illegible]

راقم۔ خاکپائے مردان روزگار

وصول کیا جائے۔ یہی نہ وصول ہو سکے تو ... کے
تمام رشتہ داروں سے اور جو رشتہ دار ...
اس قابل نہ ہوں تو پھر اس گاؤں بھر سے یا شہر ہو
یا پورے ضلع بھر سے لیا جائے۔ یہ ... اختیار کیا گیا
تو دیکھیے گا ملک ایسے واقعات کے ... [illegible]
محسوس کرنے لگے گی۔

ایسا قانون دنیا میں ... کامیاب نہیں
ہو سکتا ... [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
حکومت ہند ... [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ایک ... [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
... کے متعلق ہم
مشورہ ... [illegible]



[illegible] ۔ رشوت ... [illegible]

کہ جب کوئی افسر انقلابی ... کے ہاتھوں ہلاک
ہو ... [illegible]
قصاص ... [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مولانا ... کی نوٹ بک

دل بہلانے کی تعلیم اور ... [illegible]

ہندوستان ... [illegible] ... گورنمنٹ نے یہ مشورہ
دیا تھا کہ جو افسر انقلابی ... کے ... ہلاک ہو
اسکی ... [illegible] ... نقد عطا کیا جائے
[illegible] ... خواہ کے ... [illegible]
جو مشورہ ... [illegible]
[illegible] ... خاندان سے

کردی گئی۔

اگر ہم اس کو ہر وقت پہلے سال بند ولیا ہو کر رکھا ہوا ہم ہر جگہ بھیجتے ہیں کہ اس نے الخ ... اور کہیں ... شاہ ... کے ایسے بگل بجائے ... نے ... ہو گیا۔
کیا آزاد بھی ہر حالت ... کرے گا۔ بیجا ہے۔

دلائل نبوت

مسلمانوں کے سوا حضرت مسیلمہ (کذاب) سے جو کہ بعض معجزوں کے باعث نبی مان لیے گئے تھے بہت کم لوگ واقف ہوں گے۔ نبوت کے دعوے سے قبل آپ مختلف تجارت کی منڈیوں میں گھوما کرتے تھے عرب و عجم کی کوئی منڈی آپ سے نہیں بچی۔ خلافاً دیا کا بازار، ہجر اور بنار کا ہو کہ ... شعبدہ باز بیوپاری لوگ تو اپنے کاروبار کی دھن میں رہتے مگر آپ نیرنگ و شعبدہ و طلسم دیکھا کرتے ... کرتے جیل اسے ... کی تحقیقات کی اور ... میں اوقات بسر فرماتے۔ آپ جانتے ہیں جو شعبدہ یا بند ہو چند شعبدے آپ نے اپنی نبوت کو دل نشین کرانے کے لیے حاصل ہی کر لیے۔ مثلاً آپ نے تنگ منہ کی بوتل میں انڈا ... جانا بڑا عجیب ہے۔

اور رات شاذان میں ... بادصبا ... دیکھا کر دیکھو ... مگر ... فرشتے اتر رہے ہیں ... کر رات شاذان کوئی بڑے بزرگ ہوں گے نہیں جناب یہ ... عربی نام ہے۔ شام اور ... میں ... اسی طرح بنا کے ... جاتا تھا۔ جس طرح آج ... ہے۔ اندھیری رات ہوئی ... چلی اور آپ نے ... ہوا کے رخ پر کاغذ ... کو چھوڑ دیا۔ کشتیوں اور ... میں حرکت ہوئی۔ ... کی آواز امت نے سنی اور خیال کیا کہ آسمان سے فرشتے نازل ہو رہے ہیں ... اور رکے ... سوجھائی دیتی۔

ایک عربی شاعر نے ... شان میں قصیدہ ... کہا جس کا ایک شعر یہ ہے:

جبیضۃ ... وردو سرایۃ شاذن
... مطیع ... حاذق

... مصر ... ہیں جن ... بیان ... کیا
... دوسرے معجزے میں ہے کہ حضرت ... کر ...
... اڑنے ... باز ... میں ... ماہر تھے
... آپ نے معجزے کا ... بڑا اور ... گئی۔

اس زمانے میں ایسے معجزات کوئی وقعت نہیں رکھتے لیکن انگلستان کی وزارت عظمیٰ ہندوستان بھر کو جاہل عرب خیال کرتی ہے جب ہی تو مطالبات کی آزادی چلتے پر اپنے اسلامی ... میں ... رنگی کشتیاں باندھ کر ... کے زوال کی ... دلائی۔ رات شاذان ... کی ... جو ... گئی ... جدھر سے آئے تھے اُدھر ہی بھی جس ... سدھار گئے۔

پہلے سائمن کمیشن نے ... کے سر کے ... باندھے ... کر ... کے کیا پھر کیا ایمان لاؤ اور ... کی ... سے آہ ... ربالد ... کمیشن نے ... ہندوستانیوں کو ... کے ... قابل بنانے کی ... ہے۔ ... ایک تقریر ... مسئلہ انگلستان پارلیمنٹ کے ارکان میں قابل ... کوئی ... ہے ... انڈا ... تو ... پیدا ہوئی ... ہی ہے کہ ... ہے جیسے انڈا ... کر ... انڈے کے ... ہوا۔

بنارڈ شاہ ... اپنی جگہ تقریر بازی میں مصروف ہیں کہ ... کے ... تھا انہیں ... کرنے کی صلاحیت ہی نہیں ... گئی ... اُنکے ... بازو ... عارضی ہیں۔ یہ ... فضول ہے کہ شاید کہ ... بال ...

ہم ... کے ... ہیں ... بلکہ ... ہیں۔ انڈے کے بارے میں ... کہ ... کے متعلق ... کو ... کا اچھا ... ہے۔ رات شاذان ... سکیں ... کر ... کی جانب ... اجازت ملنی چاہیے کہ معجزے اور شعبدے میں امتیاز کر سکیں۔ ورنہ جب ... کا زمانہ ختم ہو جائے گا ... تعداد ... سے ... ہو گی۔ ... اور ...

چھ بار ... شریف ہو ... اختلال ہے۔

شرائط ایجنسی اودھ پنچ

(۱) اودھ پنچ [illegible] ہو گا۔
(۲) [illegible]
(۳) [illegible]
(۴) [illegible]
کمیشن [illegible]

کسی حالت میں بھی پرانے پرچے واپس نہ لیے جائیں گے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے؟

اگر آپ اشتہاری ادویات و عطائی نسخہ جات، جاہل و خود رو طبیبوں کے ہاتھوں اپنی کمائی نثار کر کے مایوس ہو چکے ہیں اور اس عالم یاس میں کفایت [illegible] کرانا یا سچا اور مخلصانہ مشورہ کے متلاشی ہیں [illegible] کامل الفن اور حاذق اطبا کے مشورہ سے بلا واسطہ فیض فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ایک کارڈ لکھ کر دواخانہ سعدی [illegible] کی جدید فہرست طلب کر کے فائدہ اٹھائیے اور دوسرے بھائیوں کو بھی نفع پہنچائیے۔ علم طب کی کتاب [illegible] نادر بھی ہے۔

المشتہر۔ دواخانہ سعدی [illegible] لکھنؤ

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

ایک گراموفون کی طرح سُروں کو محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنا یا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کر زمانۂ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دُھرپد اور ہوری کی نقشہ [illegible]

اُستاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں صدہا راگوں کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں نقل کی گئی ہیں لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کر سکتے ہیں [illegible] کتاب [illegible] کے بعد [illegible] نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیئے گئے [illegible] ہر ایک راگ درست کر سکتے ہیں جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا [illegible] ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ انکے علاوہ [illegible] مصنف نے [illegible] روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے [illegible] اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت [illegible] استادوں کی سرمایۂ ناز [illegible] ہے۔ قیمت پانچ روپیہ محصول ڈاک [illegible] المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ